حرمت والے مہینے

www.KitaboSunnat.com

مُحَرَّم ذُوالقعدة

رجب ذُوالحجة

مشربہ علم و حکمت
ندیم ٹاؤن ڈاکخانہ اعوان ٹاؤن لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرمت والے مہینے

www.KitaboSunnat.com

اُمِ عبدِ مُنیب

مشربہ علم و حکمت

ندیم ٹاؤن ڈاکخانہ اعوان ٹاؤن لاہور

0321-4609092

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق محفوظ

نام کتاب ——— حرمت والے مہینے

اہتمام ——— محمد عبد منیب

ناشر ——— مشربہ علم وحکمت

اشاعت اول ——— ذی قعدہ ۱۴۳۰ھ

حالیہ اشاعت ——— ۱۴۳۴ھ

قیمت ——— 20:00

ناشر: مشربہ علم وحکمت (دار النشر)

ندیم ٹاؤن ملتان روڈ لاہور۔ پاکستان 0321-4609092 0300-4270553

ڈسٹری بیوٹر: دار الکتب السلفیہ

غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔ فون: 042-37361505

☆ البلاغ Shop #: 4-LG لینڈ مارک پلازہ، جیل روڈ۔ لاہور

فون: 0300-8880450042-5717843

☆ اسلام آباد مکان نمبر 264 گلی نمبر 90 سیکٹر I-8/4 اسلام آباد۔

فون: 0300-5148847

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

حرمت والے مہینے	4
حقیقی اور قدیم تقویم	6
سال کے بارہ مہینے	7
جاہلی نظام کے خاتمے کا اعلان	9
حرمت والے مہینوں کی حرمت کیوں	12
حرمت سے مراد	13
حرمت والے مہینوں میں جنگ کی ممانعت	14
عالمی امن کا الہامی منصوبہ	17
خیر وبرکت والے مہینے	18
حرمت والے مہینوں کے انفرادی فضائل	20
ذی قعد	20
ذوالحج	20
محرم	21
رجب	23
مسلمان کے جان وآبرو کی حرمت	24

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرمت والے مہینے

اللہ تعالیٰ نے بعض ایام اور بعض مہینوں کو اپنی بعض عبادات کے لیے مختص کر دیا ہے۔ چنانچہ رمضان المبارک روزے رکھنے کے لیے اور ذوالحج کا مہینہ حج کرنے کے لیے مخصوص ہے۔

جن ایام میں عبادات کی جاتی ہیں، انہیں یہ انفرادی حیثیت بھی حاصل ہے کہ ان کی پہچان عالمِ اسلام، عالمِ ملائکہ اور عالم بالا میں عبادات کے حوالے سے قائم ہے۔

حج وعمرہ ایک مہتمم بالشان عبادت ہے۔ یہ عبادت ادا کرنا ہر کسی کے بس کی بات نہیں یہی وجہ ہے کہ اس کے لیے استطاعت کی شرط لازم ہے اور استطاعت بھی ایک نہیں بلکہ چار قسم کی (۱) بالغ و عاقل ہونا (۲) سفر خرچ میسر ہونا (۳) راستے پر امن ہونا (۴) جسمانی لحاظ سے اس عبادت کو ادا کرنے کے قابل ہونا (۵) جب کہ عورت کے ساتھ محرم کی شرط بھی لازم ہے۔

حج ایک طویل وقتی عبادت ہے جب کہ عمرہ کے لیے تھوڑا وقت درکار ہوتا ہے۔ نیز حج وعمرہ کے لیے پوری دنیا کے کونے کونے سے مسلمانوں نے بیت اللہ کی طرف آنا ہوتا ہے۔ لہٰذا حج کے لیے مسلسل تین مہینوں کو حرمت والا قرار دیا گیا اور سال کے وسط میں رجب المرجب کو بھی حرمت والا مہینہ قرار دیا گیا تا کہ لوگ حج کے علاوہ ایام میں عمرہ کرنے کے لیے جا سکیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حج وعمرہ کی عبادت کا آغاز اس وقت ہوا جب ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام نے بیت اللہ کی تعمیر کی۔تب سے اب تک اور رہتی دنیا تک حج کا سلسلہ جاری رہے گا۔ حج کی عبادت مشروع ہونے کے ساتھ ہی غالباً ان چار مہینوں کی حرمت کا بھی اعلان کر دیا گیا جس کا باقاعدہ کسی آسمانی کتاب میں ذکر نہیں ملتا لیکن اہل عرب کے ہاں حرمت والے چار مہینوں کی حرمت مشہور ومعروف بھی تھی اور وہ اس حرمت کو برقرار رکھنے کا بزعمِ خود اپنے آپ کو ذمہ دار بھی سمجھتے تھے۔

بیت اللہ کا نگران جو قبیلہ یا قبائل رہے،ان سب نے اپنے گردوپیش کے تمام ممالک کو بھی اس قانون سے آگاہ کر رکھا تھا کہ یہ چار مہینے حرمت والے ہیں اور انہوں نے ان مہینوں میں امن وسکون کے ساتھ سفر کرنے کا مختلف ممالک کے ساتھ معاہدہ کر رکھا تھا۔جس کا ذکر سورہ قریش میں اس طرح ہے:

لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ۔ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَ الصَّيْفِ فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ۔ الَّذِيْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۔ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ

”قریش کو الفت دلانے کے واسطے،انہیں الفت دلائی جاڑے اور گرمی کے سفر میں،انہیں چاہیے کہ اسی گھر کے رب کی عبادت کرتے رہیں،جس نے انہیں بھوک میں کھانا دیا اور خوف میں امن وامان دیا۔“

اللہ تعالیٰ نے حرمت والے مہینوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَآفَّةً كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كَآفَّةً وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ۔ (التوبہ:۳۶)

''بے شک مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک کتاب اللہ میں بارہ ہے اسی دن سے جب سے اس نے آسمان وزمین کو پیدا کیا۔ ان میں چار (مہینے) حرمت والے ہیں۔ یہی درست دین ہے تم ان مہینوں میں اپنی جانوں پر ظلم نہ کرو اور تم تمام مشرکوں سے قتال کرو جیسا کہ وہ تم سب سے لڑائی کرتے ہیں اور خوب جان لو کہ اللہ تعالیٰ متقی لوگوں کے ساتھ ہے۔''

اس آیت پر غور کرنے سے درج ذیل امور سامنے آتے ہیں:

☆ مہینوں اور سالوں کا تعین خود خالقِ کائنات نے کیا ہے۔

☆ مہینوں کی تعداد بارہ ہے۔

☆ ماہ وسال کی گنتی کے لیے ہجری تقویم ہی اللہ کی مقرر کردہ تقویم ہے۔

☆ سال میں چار ماہ حرمت والے ہیں۔

☆ ان چار ماہ میں اللہ کی نافرمانی کر کے اپنے آپ پر ظلم نہیں کرنا چاہیے۔

☆ مشرکوں سے قتال کرنا اقامتِ دین ہی کا حصہ ہے۔

☆ احکامِ ربانی پر عمل کرنا تقویٰ کی علامت ہے۔

حقیقی اور قدیم تقویم:

قمری تقویم ہی حقیقی، قدیم اور بنیادی تقویم ہے۔ کیوں کہ کائنات کی عمر اور اس کے ماہ وسال کی گنتی اس علام الغیوب اور خلاقِ مطلق کے علاوہ کسی کے بس کی بات نہیں ہے۔

جس خالق نے کائنات کو پیدا کیا، شمس وقمر کی گردش، لیل ونہار کا آنا جانا اور قمر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا ۲۹ یا ۳۰ دن میں ایک منزل مکمل عبور کر لینا، یہ سب اسی مدبر الامر کا پُر حکمت، ٹھوس، اٹل اور تا قیامت قائم رہنے والا ایک ایسا نظام ہے جس میں ایک سیکنڈ کی بھی کمی بیشی ممکن نہیں۔

قمری تقویم ہی کا یہ کمال ہے کہ کوئی شخص کائنات کی عمر کا اندازہ تو نہیں لگا سکتا لیکن وہ بغیر کسی کیلنڈر یا بغیر کسی گنتی کے صرف چاند دیکھ کر یہ اندازہ لگا سکتا ہے کہ آج قمری مہینے کی کون سی تاریخ ہے۔

گویا یہ تقویم ایک عامی اور دیہاتی سے لے کر ہر پڑھے لکھے اور شہری آدمی کی مہ و سال جاننے کی ضرورت یکساں پوری کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

تمام انبیاء کی شریعتوں میں یہی تقویم معتبر رہی اور اسی کے مطابق ایام و اوقات سے متعلقہ احکامِ شریعت کا وقت مقرر کیا گیا۔

موسیٰ علیہ السلام نے ۱۰ محرم کو فرعون سے نجات پائی، وہ پانی میں سمیت اپنے لاؤ لشکر کے غرق ہو گیا، چنانچہ موسیٰ علیہ السلام اس شکرانے یا نجات پانے کی خوشی میں ۱۰ محرم کو روزہ رکھا کرتے تھے۔ (بخاری: ۲۰۰۴)

جس سے پتا چلتا ہے کہ شریعتِ موسوی میں بھی یہی تقویم معتبر تھی۔

سال کے بارہ مہینے:

ایک سال کے مہینوں کی تعداد بارہ خود اللہ تعالیٰ نے مقرر کی، جیسا کہ مذکورہ آیت سے پتا چلتا ہے، ان مہینوں میں کسی کو بھی کمی بیشی کرنے کا حق حاصل نہیں یہاں تک کہ ان مہینوں کی ترتیب بھی خود اللہ تعالیٰ نے رکھی اور اسی ترتیب کے مطابق چلنا مسلمانوں پر فرض ہے۔ اس ترتیب کو بھی کوئی شخص الٹنے پلٹنے کا حق نہیں رکھتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہلِ مکہ نے جس طرح دین ابراہیم علیہ السلام کی بہت سی چیزوں میں اپنے باطلانہ عقائداور اعمال شامل کرر کھے تھے اسی طرح انہوں نے اس مشروع تقویم میں بھی من مانی تبدیلیاں کردی تھیں ۔وہ یہ تبدیلیاں دوطرح سے کرتے تھے۔

(۱) قمری تقویم کوشمسی تقویم کے برابر کرنے کے لیے ہر تیسرے سال ایک ماہ کا شمار دوبار کرتے یعنی اسے دومہینے کے برابر گن لیتے ۔اس طریقے کونسیٔ کہا جاتا تھا۔

(۲) ایک مہینےکودوسرے مہینے سے بدل دینا۔

مہینوں کوباہم بدلنے میں ان کی درج ذیل اغراضِ کارفرماتھیں:

☆ حرمت والے مہینوں میں قتال حرام تھا، جب وہ کسی حرمت والے مہینے میں قتال کرنا چاہتے تو اسے باہم مشورے سے کسی اور مہینے سے بدل لیتے تاکہ قتال کرنے کا جواز پیدا کیا جاسکے۔

☆ ذوالحج میں جب لوگ حج کے لیے آتے تو لوگ بیت اللّٰہ کے لیے نذرانے اور چڑھاوے بھی خوب لاتے ۔اگر ذوالحج کا مہینہ خریف یاربیع کی فصل کی کٹائی سے ملحق ہوتا تو چڑھاوے بھی خوب آتے ۔اگر ذوالحج کا مہینہ کسی اور موسم میں آتا تو نذرانوں میں کافی کمی ہو جاتی ۔اس مالی خسارے کے پیشِ نظر ذوالحجہ کے مہینے کو اس مہینے سے بدل لیتے جوفصلِ خریف یا فصل ربیع کے بعد ملحق ہوتا۔

حرمت والے مہینوں میں تبدیلی اور اعلان کی ذمہ داری بنوکنانہ کے سپرد تھی اوران کا سردار تلمس اس کا اعلان کیا کرتا تھا۔(تیسیر القرآن تفسیر)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نے کافروں کے اس فعل کی شناعت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

إِنَّمَا النَّسِيءُ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ يُضَلُّ بِهِ الَّذِينَ كَفَرُوا يُحِلُّونَهُ عَامًا وَيُحَرِّمُونَهُ عَامًا لِيُوَاطِئُوا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ فَيُحِلُّوا مَا حَرَّمَ اللَّهُ زُيِّنَ لَهُمْ سُوءُ أَعْمَالِهِمْ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ

''مہینوں کا اپنی جگہ سے ہٹا دینا کفر میں اور ترقی کرنا ہے، اس سے (عام) کفار گمراہ کیے جاتے ہیں، وہ کسی سال حرام مہینے کو حلال کر لیتے ہیں اور کسی سال حلال مہینے کو حرام کر لیتے ہیں تا کہ ان (مہینوں) کی جنہیں اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے گنتی پوری کر لیں۔ ان کی بداعمالیاں انہیں اچھی طرح معلوم ہیں اور اللہ کافر لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔'' (التوبہ: ۲۶)

اس آیت میں یہ باور کرا دیا گیا کہ جو عبادت جس وقت اور جس مہینے میں فرض کی گئی ہے اسی وقت اس کو ادا کرنا فرض ہے، اپنی مرضی سے اس کو ادل بدل نہیں کر سکتے۔

جاہلی نظام کے خاتمے کا اعلان:

فتحِ مکہ کے بعد رسول اللہ ﷺ نے حج کے ایام میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امیر الحجاج بنا کر حج کے لیے روانہ کیا، اس سال مشرکوں نے مشرکانہ طریقے کے مطابق حج کیا اور مسلمانوں نے اسلامی طریقے کے مطابق حج کیا۔ اس وقت تک بیت اللہ، بیت الحرام، صفا و مروہ غرض تمام مناسک ادا کرنے کی جگہیں بتوں کی نجاست سے پاک کی جا چکی تھیں۔ اسی سال سورہ توبہ کی ابتدائی آیات نازل ہوئیں اور یہ اعلان کر دیا گیا کہ مشرکین یا تو اسلام میں داخل ہو جائیں یا پھر چار مہینے کے اندر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اندر حرمِ مکہ سے نکل کر کہیں اور ٹھکانہ کرلیں۔ کیوں کہ حرم کی حرمت کا تقاضا ہے کہ اس پاک سرزمین پر صرف عقیدہ توحید کی پاکیزگی حاصل کرنے والے ہی آباد ہوں۔ اگلے سال حج تک پورا حرمِ مکہ مشرکوں کی نجاست سے صاف ہو چکا تھا، لہٰذا رسول اللہ ﷺ نے اپنی حیاتِ نبوت کا سب سے پہلا اور سب سے آخری حج ادا کرنے کا ارادہ کیا۔ اس موقع پر ایک لاکھ سے زائد مسلمانوں نے آپ کے ساتھ حج ادا کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اس موقع پر آپ ﷺ نے خطبہ دیا جس میں جاہلیت کی تمام ظالمانہ اور جاہلانہ رسوم کے خاتمے کا اعلان بھی کیا۔ اسی موقع پر آپ نے حرمت والے مہینوں کے متعلق فرمایا:

إِنَّ الزَّمَانَ قَدِاسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالأَرْضَ: اَلسَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ، ثَلَاثٌ مُتَوَالِيَاتٌ ذُوالْقَعْدِ وَذُوالْحِجَةِ وَالْمُحَرَّمِ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ.

”دیکھو زمانہ پھر اپنی حالت پر آ گیا ہے، جس پر اللہ نے زمین اور آسمان کو پیدا کیا تھا، سال بارہ مہینے کا ہوتا ہے، ان میں سے چار مہینے حرمت والے ہیں، تین تو لگاتار ہیں، یعنی ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم اور چوتھا مہینہ رجب مضر ہے جو جمادی الثانیہ اور شعبان کے درمیان پڑتا ہے۔“ (بخاری: ٧٦٦٢)

اس حدیث سے درج ذیل امور کا پتا چلتا ہے:

☆ حجۃ الوداع کے موقع پر زمانہ گھوم پھر کر اپنی اصلی اور فطری حالت پر واپس آ چکا تھا۔ مشرک دنوں اور مہینوں میں جو ردوبدل کیا کرتے تھے، یہ سال اور مہینہ اس سے مکمل طور پر پاک، صاف اور بے عیب تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ رسول اللہ ﷺ نے واضح کیا کہ قمری تقویم ابتدائے آفرینش ہی سے جاری ہے۔لہٰذا یہی حقیقی تقویم ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ نے سال کے بارہ مہینے مقرر کیے ہیں۔

☆ ان بارہ مہینوں میں سے چار مہینے حرمت والے ہیں۔(۱)ذی قعد(۲)ذوالحج (۳)محرم(۴)رجب مضر

☆ آپ ﷺ نے واضح کر دیا کہ یہ مہینے تاقیامت حرمت والے مہینے ہیں۔

☆ آپ ﷺ نے رجب کی وضاحت رجب مضر اور جمادی الثانیہ اور شعبان کے درمیان کا مہینہ کہہ کر فرمائی۔

کیوں کہ ماہِ رجب کے متعلق اہلِ عرب میں دو باتیں مشہور تھیں،بعض قبائل رمضان کے مہینے کو رجب کہتے اور بعض قبائل جمادی الثانیہ اور شعبان کے درمیان پڑنے والے مہینے کو رجب کہتے جو مضر قبیلے کی طرف منسوب تھا۔

اس وضاحت سے یہ بھی پتا چلتا ہے کہ اہلِ عرب مہینوں کی ترتیب اس قدر الٹ کر دیا کرتے تھے خصوصاً حرمت والے مہینوں کی کہ رجب جو اپنی ترتیب میں اکیلا حرمت والا مہینہ ہے اس کی اصل پہچان ہی کھو چکی تھی کہ وہ بارہ مہینوں کی ترتیب میں کس جگہ پر ہے۔یہی وجہ ہے کہ کفارِ مکہ محرم اور صفر کو ملا کر صفرین کہتے اور جب جی چاہتا محرم اور صفر کو باہم بدل لیتے۔

☆ حدیث قرآن حکیم کی تشریح اور احکامِ قرآنی کی حکمت بیان کرتی ہے اور قرآنِ حکیم کے بیان کی مصدق اور موید بھی ہے چنانچہ قرآنِ حکیم میں حرمت والے چار مہینوں کا تو ذکر ہے لیکن ان کے ناموں کا ذکر احادیث ہی میں ملتا ہے،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس سے پتا چلتا ہے کہ قرآن وحدیث دونوں لازم وملزوم اور اسلامی قانون کے بنیادی ماخذ ہیں۔

حرمت والے مہینوں کی حرمت کیوں؟

اللہ تعالیٰ نے سال میں چار مہینے حرمت والے مہینے کیوں رکھے؟ یہ اصول بہت خیر اور حکمت پر مبنی ہے۔ جن میں بعض درج ذیل ہیں:

(۱) حرمت والے مہینوں میں قوموں، قبیلوں کا باہم جنگ وجدال حرام قرار دیا گیا تا کہ حج وعمر کرنے والے جنگ وجدال کی وجہ سے حج وعمرہ کرنے کی عبادت سے محروم نہ رہ جائیں۔

(۲) انفرادی طور پر حرمت والے مہینوں میں لوٹ مار، قتل وغارت وغیرہ کو بھی ان مہینوں میں حرام قرار دیا گیا گو عام دنوں میں بھی یہ کام حرام ہیں لیکن حرمت والے مہینوں میں ان گناہ کے کاموں کا مزید گناہ بڑھ جاتا ہے اور سزا بھی سخت ترین ہو جاتی ہے۔

(۳) اللہ تعالیٰ نے حج وعمرہ کی نیت سے اپنے گھر مہمان بن کر آنے والوں کے لیے ان چار مہینوں کو حرمت والے قرار دے کر نہ صرف راستے پُرامن بنائے بلکہ ذہنی اور نفسیاتی لحاظ سے بھی فضا امن وسکون والی بنا دی تا کہ اطمینان اور یک سوئی سے حج وعمرہ کا فریضہ ادا کیا جا سکے۔

☆ ان میں سے تین مہینے حج کے مسلسل ہیں جن میں ذی قعدہ سفر حج پر آنے والوں کے لیے اور محرم سفرِ حج سے واپس جانے والوں کی سہولت کے پیشِ نظر محترم قرار دیا گیا۔ رجب اسلامی سال کا ساتواں مہینہ یعنی محرم کے بعد چھٹا مہینہ تا کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمرہ پر آنے والوں کو بھی سہولتِ سفر مل جائے۔

حرمت سے مراد:

حرمت والے ان چار مہینوں کی فضیلت سال بھر کے دوسرے مہینوں پر فوقیت رکھتی ہے سوائے رمضان کے، کیوں کہ رمضان ماہِ صیام بھی ہے اور نزولِ قرآن کا مہینہ بھی ہے۔

حرمت سے مراد کسی چیز کا محترم قرار دینا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں کو محترم قرار دیا ہے انہیں شعائر اللہ بھی کہتے ہیں۔

کسی چیز کے احترام کے آداب کا تعین بھی خود اللہ تعالیٰ نے اور اس کے رسول ﷺ نے کیا ہے۔ چنانچہ نماز محترم ہے اور اس کی حرمت یہ ہے کہ اس کے آداب و شرائط کا خیال رکھا جائے۔ اس کا برے الفاظ میں اور نفرت وتحقیر کے انداز کی بجائے بڑی محبت، عزت اور دلی رغبت کے ساتھ اس کا اہتمام اور اس کا ذکر کیا جائے۔

صفا ومروہ اور دورانِ حج میں جن جگہوں میں مناسک ادا کیے جاتے ہیں وہ تمام جگہیں شعائر اللہ ہیں۔ مساجد چوں کہ اللہ تعالیٰ کے اسمِ پاک کی مناسبت اور اس کی عبادت گاہ کے لیے بنائی گئی ہیں اس لیے یہ سب بھی شعائر اللہ ہیں۔ ان کا احترام یہ ہے کہ ان کے ان تمام آداب کا خیال رکھا جائے جن کا قرآن وسنت میں ذکر کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ مائدہ میں فرمایا:

لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَآئِدَ وَلَآ آٰمِّيْنَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَرِضْوَانًا۔

''اے ایمان والو! اللہ کے شعائر کی بے حرمتی نہ کرو، نہ حرمت والے مہینہ کی، اور نہ پٹے والے جانوروں کی اور نہ ہی ان لوگوں کو (تنگ کرو) جو بیت اللہ کی طرف اپنے رب کی رضا اور فضل کی تلاش میں جا رہے ہیں۔''

اس آیت میں حج وعمرہ کی مناسبت اور حج وعمرہ کی اہمیت کی حامل پانچ چیزوں کا نام لے کر ان کی حرمت قائم رکھنے کا خصوصی ذکر کیا گیا۔

(۱) شعائر اللہ، یعنی وہ امتیازی علامات وعبادات جن سے اللہ کے مومن بندوں کی پہچان ہوتی ہے۔

(۲) حرمت والے مہینے

(۳) قربانی کے جانور

(۴) وہ جانور جن کے گلے میں ایسی علامت ڈال دی گئی ہو جس سے یہ پتا چلتا ہو کہ یہ جانور اللہ کے گھر کی طرف قربانی کے لیے بھیجا جا رہا ہے۔

(۵) وہ شخص جو حج اور عمرہ کے ارادے سے بیت الحرام کی طرف سفر کر رہا ہو۔

اس آیت میں صرف پانچ چیزوں کا ذکر ہے لیکن شعائر اللہ میں اسلام اور مسلمان کی پہچان کی ہر امتیازی علامت اور عبادات اس میں شامل ہیں۔

(تفصیل کے لیے دیکھیے: شعائر اللہ: مطبوعہ مشربہ علم وحکمت)

حرمت والے مہینوں میں جنگ کی ممانعت:

قرآن حکیم میں ارشاد ہے:

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَصَدٌّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَكُفْرٌ بِهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَإِخْرَاجُ أَهْلِهِ مِنْهُ أَكْبَرُ عِنْدَ اللَّهِ وَالْفِتْنَةُ أَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ وَلَا يَزَالُونَ يُقَاتِلُونَكُمْ حَتَّى يَرُدُّوكُمْ عَنْ دِينِكُمْ إِنِ اسْتَطَاعُوا وَمَنْ يَرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَأُولَئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ۔

(البقرہ:۲۱۷)

''لوگ آپؐ سے حرمت والے مہینے میں قتال کے متعلق سوال کرتے ہیں، (ان سے) کہہ دیجیے کہ ان میں قتال کرنا کبیرہ گناہ ہے لیکن اللہ کی راہ سے روکنا، اس کے ساتھ کفر کرنا، مسجد حرام سے روکنا، اور وہاں کے رہنے والوں کو وہاں سے نکالنا اللہ کے نزدیک اس سے بھی بڑا گناہ ہے، جب کہ فتنہ قتل سے بھی بڑھ کر سنگین ہے۔ یہ (کافر) تم سے قتال کرتے ہی رہیں گے یہاں تک کہ اگر ان سے ہو سکے تو تمہیں تمہارے دین سے مرتد کر دیں اور تم میں سے جو لوگ اپنے دین سے پلٹ جائیں اور اسی کفر کی حالت میں مریں، ان کے اعمال دنیوی اور اخروی سب غارت ہو جائیں گے یہ لوگ جہنمی ہیں اور جہنم میں ہمیشہ رہیں گے۔''

اس آیت کے نزول سے متعلق مفسرین لکھتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک فوجی دستہ جمادی الثانیہ میں کافروں کی طرف بھیجا، اسی روز رجب شروع ہو گیا لیکن مسلمان دستے کو اس کا پتا نہیں چلا، مسلمانوں نے کافروں کا ایک آدمی قتل کر دیا اور بعض کافر قیدی بنا لیے۔ کفارِ مکہ نے مسلمانوں کو یہ طعنہ دیا اور لوگوں میں یہ مشہور بھی کر دیا کہ مسلمان تو حرمت والے مہینے کا بھی خیال نہیں رکھتے۔ جس پر آیت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نازل ہوئی اور کافروں کو جتایا گیا کہ یقیناً حرمت والے مہینے میں قتال بہت بڑا گناہ ہے لیکن حرمت کی دہائی دینے والوں کو اپنا عمل بھی تو دیکھنا چاہیے وہ مسلمانوں کو اللہ کے راستے سے روک کر، انہیں حرم سے نکال کر اور کفر و شرک کر کے اس سے بھی بڑے جرائم کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ لہٰذا اگر لاعلمی میں مسلمانوں سے غلطی ہو گئی ہے تو اس پر واویلا مچانے کا کیا مطلب؟

ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے یہ بھی اجازت دے دی کہ اگر حرمت والے مہینوں میں کافر مسلمانوں پر حملہ کرنے میں پہل کریں تو مسلمان اپنا بھرپور دفاع کر سکتے ہیں۔ فرمایا:

www.KitaboSunnat.com

اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَ الْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ۔(البقرہ:۱۹٤)

”حرمت والے مہینے، حرمت والے مہینوں کے بدلے میں ہیں اور حرمتیں اولے بدلے کی ہیں، جو تم پر زیادتی کرے تم بھی اس پر مثل اسی کی زیادتی کرو جو تم پر زیادتی کی گئی ہے اور اللہ سے ڈرتے رہا کرو اور جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ متقیوں کے ساتھ ہے۔“

اس آیت میں مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا کہ حرمت والے مہینوں کی حرمت کا خیال رکھیں بشرطیکہ کافر بھی حرمت کا خیال رکھیں کیوں کہ یہ حرمتیں بدلے ہی میں ملحوظ رکھی جا سکتی ہیں۔ جب مقابل حرمت توڑ دے تو تم کو بھی ضرور دفاع کرنا چاہیے اگر کافر حرمت والے مہینے کی حرمت کے پیشِ نظر جنگ بندی کر دے تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر تم بھی جنگ بندی کر دو۔

ان آیات سے پتا چلتا ہے کہ حرمت والے مہینوں میں کسی مسلمان ملک کا کافر کے ساتھ قتل و جدال میں پہل کرنا حرام ہے۔ اگر کافر خود پہل کر دیں تو بھر پور دفاع کر کے ان کو پس پا کیا جائے گا۔

جیسا کہ پیچھے بھی گزر چکا کہ حرمت والے مہینوں کا مقصد حج وعمرہ کے ایام اور سفر میں لوٹ مار، قتل و غارت، جنگ و جدال کو مکمل طور پر بند کرنا ہے تا کہ عازمین حج وعمرہ اطمینان اور یک سوئی کے ساتھ اس عبادتی سفر پر توجہ مرکوز کر سکیں اور انہیں اپنے زادِ راہ اور قربانی کے جانور کے لٹنے اور چوری ہونے کا کوئی خطرہ نہ ہو اور انہیں یہ بھی اطمینان ہو کہ جنگ بندی کی وجہ سے ان کے اہلِ خانہ بھی محفوظ و پُر امن اور مطمئن ہوں گے۔

عالمی امن کا الہامی منصوبہ:

حرمت والے مہینوں کی حرمت قائم کر کے اللہ تعالیٰ نے پوری دینا میں عالمی امن کا ایک ایسا ناگزیر منصوبہ مسلمانوں کے لیے وضع کیا ہے کہ وہ ہر ملک کے ساتھ معاہدات کرتے ہوئے اس بات کے پابند بھی ہیں کہ وہ کافر ملکوں کے سربراہوں کو اس پر رضامند کریں کہ وہ حرمت والے مہینوں میں مسلمانوں کے ساتھ جنگ نہیں کریں گے۔

دورِ حاضر میں مسلمان کافر ملکوں کے زیرِ نگیں ہو گئے ہیں، اور ان کی عائد کردہ شرائط کو مان کر معاہدے کرتے ہیں حالاں کہ مسلمانوں کو کافر ممالک سے نہ تو دب کر رہنا چاہیے اور نہ ہی ان سے دب کر کوئی معاہدہ یا معاملہ کرنا چاہیے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمان دنیائے ارضی پر ربِّ مطلق کی حاکمیت کا نفاذ کرنے کے لیے مسلمان ہے لہٰذا اسے اپنے مقصد کو کھل کر اور بے خطر ہو کر پورا کرنے کے لیے زور لگانا چاہیے۔

دورِ حاضر میں مسلمان ممالک میں کافر لوگ مسلمانوں پر حرمت والے مہینوں میں بھی برابر جور وستم کرتے رہتے ہیں اور مسلمان حکمران بڑے مزے کی نیند سو رہے ہیں۔

کفارِ مکہ کو دیکھیے ! کافر ہونے کے باوجود انہوں نے تمام ممالک سے یہ عہد لے رکھا تھا کہ وہ حرمت والے مہینوں میں نہ تو جنگ کریں گے اور نہ ہی قافلوں کو لوٹیں گے۔ افسوس! دورِ حاضر کے مسلمان اس احساس سے قطعی عاری اور بے گانہ ہو چکے ہیں۔

خیر و برکت والے مہینے:

حرمت والے مہینوں کا یہ بھی امتیاز و اختصاص ہے کہ ان کے تمام ایام میں اللہ تعالیٰ کی طرف خیر و برکت کا نزول ہوتا ہے۔ اکثر مفسرینِ کرام نے اس کا واضح ذکر کیا ہے۔

امام جصاص احکام القرآن میں فرماتے ہیں: اس (آیت) میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ان متبرک مہینوں کا خاصہ یہ ہے کہ جو شخص ان میں کوئی عبادت کرتا ہے اس کو بقیہ مہینوں میں بھی عبادت کی ہمت اور توفیق ہوتی ہے، اس طرح جو شخص کوشش کر کے ان مہینوں میں اپنے آپ کو گناہوں اور برے کاموں سے بچا لے تو باقی سال کے مہینوں میں اس کے لیے برائیوں سے بچنا آسان ہو جاتا ہے،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس لیے ان مہینوں سے فائدہ نہ اٹھانا ایک عظیم نقصان ہے۔

(معارف القرآن، جلد چہارم سورہ توبہ)

مولانا اصلاحی لکھتے ہیں:

ان مہینوں میں ان کی حرمت کے خلاف کوئی کام نہ کرو، نہ ان میں کسی قسم کا ردو بدل کرو۔ اگر تم نے خود پہل کر کے جنگ چھیڑ دی تو اس سے اللہ کا کچھ نہیں بگاڑو گے بلکہ خود اپنی ہی جانوں پر ظلم ڈھاؤ گے، اس لیے کہ اللہ نے ان مہینوں کو جو محترم ٹھہرایا ہے تو تمہارے ہی مفاد کے لیے ٹھہرایا ہے اس طرح اگر تم ان میں کوئی ردو بدل کرو گے تو یہ بھی اپنے ہی کو نقصان پہنچاؤ گے اس لیے کہ اللہ نے ان کے اندر جو برکتیں رکھی ہیں ان سے محروم رہ جاؤ گے۔ (تفسیر سورۃ توبہ ص: ۵۷۰)

جس طرح مقدس مقامات اور مبارک اوقات میں نیکی کا ثواب زیادہ ملتا ہے اور اس کی برکات کا نزول دل پر زیادہ ہوتا ہے اسی طرح ان مقامات اور اوقات میں نافرمانی کی سزا بھی زیادہ ہوتی ہے اور طبیعتِ انسانی پر اس کی نحوست کا اثر بھی زیادہ ہوتا ہے۔ یہ وہ مہینے ہیں جن میں اطاعت مقبول تر اور معصیت قبیح تر قرار دی گئی ہے۔ (تفسیرِ کبیر)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرمت والے مہینوں کے انفرادی فضائل

ذی قعد:

اس کے متعلق خصوصی طور پر الگ کسی اہم عبادت وغیرہ کا ذکر نہیں ہے۔ اس ماہِ حرمت کے لیے یہ فضیلت ہی کافی ہے کہ اسی میں اکثر و بیشتر حجاج کرام رختِ سفر باندھتے اور احرام باندھے، لبیک لبیک پکارتے مکہ مکرمہ کی طرف عازمِ سفر ہوتے ہیں۔

ذوالحجہ کے فضائل:

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ذوالحجہ کے ابتدائی دس دنوں کے مقابلے میں دوسرے کوئی ایام ایسے نہیں جن میں نیک عمل اللہ کو ان دنوں سے زیادہ محبوب نہ ہو۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں؟ فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں سوائے اس مجاہد کے جو اپنی جان اور مال لے کر نکلا اور پھر کسی چیز کے ساتھ واپس نہ آیا۔ (بخاری، کتاب العیدین: ۹۶۹۔ الدارمی: ۱۷۷۳۔ ترمذی: ۷۰۷۔ ابن ماجہ: ۱۷۲۷۔ احمد: ۱/ ۲۲٤)

☆ یومِ عرفہ کے روزے کے متعلق فرمایا: مجھے اللہ سے امید ہے کہ اس دن کا روزہ رکھنا گزشتہ اور آئندہ سال کے گناہوں کا کفارہ بن جائے گا۔

(مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب ثلاثۃ ایام من کل شھر وصوم یوم عرفہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن یہ روزہ اس کے لیے ہے جو حج نہیں کر رہا۔

☆ اسی مہینے میں حج کیا جاتا ہے۔

☆ اسی میں ایامِ تشریق ہیں۔

☆ اسی میں قربانی کے چار دن ہیں۔

☆ اسی میں تکمیل دین کے اعلان پر مشتمل آیت (المائدہ) نازل ہوئی۔

☆ اس کے پہلے سترہ دن تک تکبیرات پڑھنا چاہئیں۔(مسند احمد: ۱۳۱/۷۵/۲ ۔ مسند ابو عوانہ: ۳۰۲٤۔ تفصیل کے لیے دیکھے ماہ ذوالحجہ اور اس کے فضائل)

محرم:

محرام الحرام اسلامی تقویم کا پہلا مہینہ ہے۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے ہی ان مہینوں کے نام اور دنوں کا تعین کیا ہے اور یہی ابتدائے تخلیق سے شروع ہوئے لہٰذا یہ کہا جاسکتا ہے کہ کائنات کی تخلیق کی ابتدا اللہ تعالیٰ نے جس روز کی اس دن کا نام یا تاریخ یکم محرم الحرام بھی ساتھ ہی طے کر دی۔

مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اپنے دینی معاملات کا خصوصًا اور دنیوی معاملات کا بھی حساب اسلامی تقویم کے مطابق کیا کریں البتہ اگر کسی جگہ ناگزیر ہو جائے یا کفار سے معاملہ کرنا ہو تو اپنی تقویم کے ساتھ ساتھ ان کی تقویم بھی اختیار کی جاسکتی ہے۔(تفصیل کے لیے دیکھیے :اسلامی تقویم کا اختصاص اور وجوب)

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رمضان کے بعد سب مہینوں سے زیادہ فضیلت والے روزے اللہ کے مہینے محرم کے ہیں۔(مسلم: ۱۱٦۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ رسول اللہ ﷺ عاشورا کا روزہ رکھا کرتے تھے لیکن جب رمضان کے روزے فرض ہو گئے تو آپ نے اس کے روزے میں اختیار دے دیا جو چاہے رکھے جو نہ چاہے نہ رکھے۔(بخاری: ۲۰۰۱)

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس دن کا (۱۰ محرم کا) روزہ گزشتہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔

☆ رسول اللہ ﷺ نے دس محرم کا روزہ خود بھی رکھا اور دوسروں کو بھی رکھنے کی ترغیب دی۔ جب آپ کو یہ پتا چلا کہ اس دن یہودی بھی روزہ رکھتے ہیں تو آپ نے فرمایا: اگر آئندہ سال میں زندہ رہا تو نو محرم کا روزہ رکھوں گا۔(مسلم: ۱۱۳٤)

☆ سیدنا ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کا فتویٰ ہے کہ یہود کی مخالفت کرو، نو اور دس کا روزہ رکھو۔(مصنف عبدالرزاق: ٤/۲۸۷۔ بیہقی السنن الکبریٰ: بسند صحیح)

۱۰ محرم کی مزید فضیلتیں:

☆ اس دن موسیٰ علیہ السلام کو فرعون سے نجات ملی اور وہ لشکر سمیت پانی میں غرق ہو گیا۔

☆ موسیٰ علیہ السلام اس روز اللہ کے لیے شکرانے کا روزہ رکھتے تھے۔

(بخاری: ۲۰۰٤، ۳۳۹٤)

☆ یہود بھی اس روز موسیٰ علیہ السلام کی اتباع میں روزہ رکھتے۔

☆ یہود اس روز کو عید تصور کرتے اس لیے ان کی عورتیں خصوصی طور پر زیور پہن کر خوشیاں مناتیں۔ (مسلم: ۱۱۳۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ قریش مکہ بھی دورِ جاہلیت میں اس دن کا روزہ رکھتے تھے۔ (بخاری:۲۰۰۲)

ماہِ محرم میں مسلمانوں کے بعض گروہ ایسے کاموں کا ارتکاب کرتے ہیں جن کا ثبوت احادیث سے نہیں ملتا بلکہ ان کاموں کا احادیث میں گناہِ کبیرہ اور جاہلی امور کی حیثیت سے ذکر کر کے ان سے بچنے کی تاکید کی گئی ہے اور ان پر سخت وعید بھی بتائی گئی ہے۔ مثلاً کسی شخصیت کی موت کے دن سوگ منانا، ماتم کرنا، زنجیروں سے خود کو زخمی کرنا، کالے کپڑے پہننا، صحابہ کرام کو برا کہنا، سبیلیں لگانا، تعزیہ نکالنا، قاسم کی مہندی منانا، عباس علم دار کا پنجہ نصب کرنا، ذوالجناح نکالنا، شامِ غریباں منانا، محرم کے پہلے عشرہ میں شادی نہ کرنا، محرم میں قبروں پر مٹی ڈالنا، شربت اور کھیر مٹی کے چھوٹے چھوٹے برتنوں میں ڈال کر بچوں میں بانٹنا۔ یہ سب کام ممنوع بھی ہیں، گناہ بھی اور بدعت بھی، ماہِ محرم حرمت والے مہینے میں ان کا ارتکاب کرنا ان کے گناہ، سزا اور ان کی سنگینی کو مزید بڑھا دیتا ہے۔ اس لیے ان تمام امور سے خصوصی طور پر اجتناب کرنا چاہیے۔

(تفصیل کے لیے دیکھیے: ماہِ محرم کے فضائل اور مروجہ بدعات)

رجب المرجب:

رجب کے متعلق لوگوں میں بہت سی من گھڑت باتیں اور فضیلتیں مشہور ہیں، لوگ اسی میں شبِ معراج بھی مناتے ہیں لیکن یہ بھی غیر شرعی جشن ہے۔

رجب کی انفرادی فضیلت کے متعلق صرف ایک حدیث صحیح ہے جو یہ ہے:

رسول اللہ ﷺ فرماتے: ''اے اللہ! ہمیں رجب اور شعبان میں برکت دے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اورہمیں رمضان المبارک تک پہنچا دے۔'' (قواعد التحدیث از جمال الدین قاسمی ص: ۱۶۰۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: رجب کے کونڈے اور شب معراج مطبوعہ مشربہ علم وحکمت)

مسلمان کے جان وآبرو کی حرمت:

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منیٰ میں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: تم جانتے ہو کہ یہ کون سا دن ہے؟ صحابہ کرام نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ﷺ بہتر جانتا ہے۔ آپ نے جواب دیا: یہ حرمت والا دن ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: جانتے ہو یہ کون سا شہر ہے؟ صحابہ کرام نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ﷺ بہتر جانتا ہے۔ آپ نے فرمایا: یہ حرمت والا شہر (مکہ) ہے۔ پھر آپ نے پوچھا: جانتے ہو یہ کون سا مہینہ ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: یہ حرمت والا مہینہ (ذوالحجہ) ہے۔ پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تم سب کے خون، مال اور آبرو اسی طرح ایک دوسرے پر حرام کر دی ہیں جیسے اس دن کی حرمت، اس مہینے اور اس شہر میں۔ (بخاری، کتاب الحج)

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصلاح معاشرہ سیٹ

1۔ غیر مسلموں کی مصنوعات اور ہم

2۔ صحافت اور اس کی اخلاقی اقدار — مریم خنساء

3۔ لفظ اللہ کا ترجمہ خدا کیوں؟ — محمد مسعود عبدہ

4۔ بسم اللہ دعاء و شفاء

5۔ طاؤس ورباب

6۔ ٹی وی گھر میں کیوں؟

7۔ نام اور القاب قرآن وسنت کی روشنی میں

8۔ تصویر ایک فتنہ

9۔ والفجر

10۔ استخارہ کیوں اور کیسے

11۔ ایمان کی ادنیٰ شاخ

12۔ بدعت کیا ہے؟

13۔ حدود کی حکمت نفاذ، تقاضے، قتل غیرت

14۔ مشکوک اشیاء سے پرہیز

15۔ معمولی چیزوں کا لین دین

16۔ دعا، اذکار اور انگلیاں

17۔ تقسیم وراثت اور ہمارا معاشرہ

18۔ ماہ ذوالحجہ کے فضائل

19۔ چند آیات کی تفسیر اور عمل صحابہ — مریم خنساء

20۔ اشیائے ضرورت کا اسلامی معیار

21۔ صلہ رحمی اور اس کے عملی پہلو — مریم خنساء

مشربہ علم وحکمت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ